اتر پردیش اردو اکادمی

سہ ماہی

اکادمی مجلّہ

جلد نمبر ۷ اپریل تا جون ۲۰۱۰ء شمارہ نمبر ۴

نگراں: محترمہ ترنم عقیل (نائب صدر)

ایڈیٹر: سید امجد حسین (سکریٹری)

معاون مدیر: شاہ نواز قریشی

معاونین ادارت: فدا حسین حسینی

عرفان زنگی پوری

کمپوزنگ: نواب حیدر نقوی

سید امجد حسین، ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر نے میسرس آرٹ ورک، جگت نرائن روڈ گولہ گنج لکھنؤ سے چھپوا کر اکادمی کے دفتر واقع وبھوتی کھنڈ گومتی نگر لکھنؤ 226010 سے شائع کیا۔

Offsite
PK
2151
.A45
v.7:no.4
(2010)

SALTOC Project

title: Akādmī majallah
imprint: Lakhna'ū: Uttar Pradesh Urdū Akāḍmī.
OCLC: 50142271

Volume 7, no. 4
April-June 2010

TOC supplied by: Columbia University Library

ترتیب

اداریہ		٣
اتر پردیش میں اردو	اسلم جمشید پوری	۵
ریاست میں اردو کے مسائل	شاہنواز قریشی	١١
اردو اور ہماری ذمہ داریاں	ڈاکٹر مجاہد فراز	١٦
گفتنی ناگفتنی	ایس ایم عباس	٢۴
ن۔م۔راشد کی نظم نگاری	ظفر النقی	٣٩
آخری آدمی:	علی عباس	۴٨
اردو افسانے میں نئے سماجی سروکار	ڈاکٹر ظل ہما	۵٨

رسالے کے مندرجات سے اتر پردیش اردو اکادمی کا
بہرصورت متفق ہونا ضروری نہیں۔

☆☆☆

زرسالانہ : چالیس روپے -/40
قیمت فی شمارہ: بارہ روپے -/12

خط وکتابت اور ترسیل زر کا پتہ
سکریٹری
اتر پردیش اردو اکادمی
وبھوتی کھنڈ، گومتی نگر، لکھنؤ۔226010
فیکس وفون نمبر 0522-2720683

اداریہ

اس شمارے میں اتر پردیش میں اردو کے مسائل اور ان کا حل کے موضوع پر تین مضامین شامل ہیں، جن میں اس ریاست میں اردو کے بنیادی مسائل کی نشان دہی کرتے ہوئے ان کے حل کے سلسلے میں بعض تجاویز پیش کی گئی ہیں۔(یہ مضامین اردو اکادمی کے ایک سیمینار میں پڑھے گئے تھے) جہاں تک اردو کے بنیادی مسائل کا تعلق ہے، انھیں حل کیے جانے کے لیے خود اردو والوں کو بھی بیدار ہو کر فعال ہونا پڑے گا۔اس کے بغیر یہ مسائل پوری طرح حل نہیں ہو سکتے ہیں۔افسوسناک بات یہ ہے کہ خود اردو والے اس سلسلے میں بیدار نہیں ہیں۔چنانچہ جب تک وہ بیدار نہیں ہوں گے، فعال اور سرگرم کیسے ہو سکتے ہیں۔جہاں تک اردو کی تعلیم کا تعلق ہے، اس کی سہولتیں جہاں بھی اور جس سطح پر بھی موجود ہیں، پہلے ان سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنا چاہیے۔ریاست میں کسی بھی سطح پر اردو پڑھنے پر ظاہر ہے کوئی پابندی نہیں ہے۔صورت حال یہ ہے کہ ہم خود اردو پڑھنا نہیں چاہتے ،لیکن مطالبہ کرتے ہیں کہ اردو کی تعلیم لازمی کر دی جائے۔ایک تو اردو والے تعلیمی اعتبار سے ابھی تک بہت پس ماندہ ہیں۔دوسرے ان میں تعلیم حاصل کرنے کا رجحان جس حد تک بھی ہے، اس کے تحت بھی وہ انگریزی زبان کے کریز میں مبتلا ہیں اور انگریزی میڈیم سے اپنے بچوں کی تعلیم کو ترجیح دیتے ہیں۔یہاں انگریزی کی مخالفت مقصود نہیں ہے۔انگریزی ضرور پڑھنی چاہیے لیکن اس کے لیے اپنی زبان کو ترک تو نہیں کیا جانا چاہیے۔کیرالا، تمل ناڈ